بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۴۹

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

بروز اتوار

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۲۰ پیسے

جلد ۶۲/۲۷ | ۲۹ ذوالحجہ ۱۳۹۲ھ ۴ تبلیغ ۱۳۵۲ھش ۴ فروری ۱۹۷۳ء | نمبر ۲۸

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

قرآن کریم ہر ایک زمانہ کے فساد کا کامل طور پر تدارک کرتا ہے

یہ حکمت و معرفت، بلاغت و فصاحت اور تاثیراتِ قویہ کا ایک عظیم الشان معجزہ ہے

"ہمیشہ خدا تعالیٰ زمانہ کی ضرورتوں کے موافق اپنے دین کی مدد کرتا رہا ہے اور جس قسم کی روشنی کے دیکھنے کیلئے زمانہ کی حالت نے بالطبع خواہش کی وہی روشنی اپنے کلام اور کام میں اپنے کسی برگزیدہ کی معرفت دکھلاتا رہا ہے تا اس بات کا ثبوت دے کہ اُس کا کلام اور کام ناقص نہیں اور نہ کمزور اور ضعیف ہے۔ حضرت موسیٰؑ کے زمانہ میں سانپوں کے مقابلہ پر سانپ کی ضرورت پڑی اور حضرت مسیحؑ کے مقابل پر طبیبوں اور افسوں خانوں کے مقابل پر رُوحانی طبابت کے دکھلانے کی حاجتیں پیش آئیں۔ سو خدائے تعالیٰ نے زمانہ کے تقاضا کے موافق اپنے نبیوں کو مدد دی اور ہمارے سیّد و مقتدا ختم المرسلینؐ کے زمانہ کی ضرورتیں درحقیقت کسی ایک نوع میں محدود نہ تھیں اور یہ زمانہ بھی کوئی محدود زمانہ نہ تھا بلکہ ایسا وسیع تھا جس کا دامن قیامت تک پھیل رہا ہے اسلئے خداوند قدیر و حکیم نے قرآن کریم کو بے نہایت کمالات پر مشتمل کیا۔ اور قرآنِ کریم بوجہ اپنے اُن کمالات کے جن میں سے کوئی دقیقہ خیر کا باقی نہیں رہا تھا۔ ہر یک زمانہ کے فساد کا کامل طور پر تدارک کرتا رہا۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بڑا کام قرآنِ کریم کا خلق اللہ کے اصولوں کی اصلاح تھی سو اُس نے تمام دُنیا کو صاف اور سیدھے اُصول خداشناسی اور حقوقِ عباد کے عطا کئے اور گُم گشتہ توحید کو قائم کیا اور دُنیا کے پُرظلمت خیالات کے مقابل پر وہ پُر حکمت اور پُر نُور اور باایں ہمہ اعلیٰ درجہ کا بلیغ و فصیح کلام پیش کیا، جس نے تمام اُس وقت کے موجودہ خیالات کو پاش پاش کر دیا اور حکمت اور معرفت اور بلاغت اور فصاحت اور تاثیراتِ قویہ میں ایک عظیم الشان معجزہ دکھلایا۔"

(آئینہ کمالاتِ اسلام صفحہ ۳۹، ۴۰)

اخبار احمدیہ

ربوہ۔ ۳ ماہ تبلیغ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

سر درد اور بےچینی کی تکلیف میں معمولی سا افاقہ ہے۔ طبیعت پہلے جیسی ہی ہے۔

احباب حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ۔ ۳ ماہ تبلیغ۔ حضرت سیّدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ:۔

چکروں کی تکلیف ابھی چل رہی ہے گو پہلے کی نسبت کم ہے لیکن کمزوری اور ضعف بہت ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ کو کامل و عاجل صحت عطا فرمائے اور تادیر سلامت رکھے۔ آمین

ربوہ۔ ۲ تبلیغ۔ کل بروز جمعۃ المبارک حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز بوجہ ناسازیٔ طبع جمعہ پڑھانے کیلئے تشریف نہ لا سکے۔ حضور کے ارشاد پر مسجد اقصیٰ میں محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے نماز جمعہ پڑھائی۔ آپ نے خطبہ جمعہ میں قرآن مجید کی چند آیات کی تشریح کرتے ہوئے بتایا کہ خدا تعالیٰ کے مامورین چونکہ اصلاح کی غرض سے مبعوث ہوتے ہیں اسلئے وہ سیاسی لیڈروں کے برعکس دُنیا کو اسکی خواہشات کے خلاف نیکی کی طرف بُلاتے ہیں اور دنیا ہمیشہ ہی انکی مخالفت کرتی چلی آئی ہے۔ قرآن مجید میں کسی ایک بھی ایسے مامور کا ذکر نہیں ملتا جسکی شدید مخالفت نہ ہوئی ہو۔ آپ نے بتایا کہ دنیا تو مامورین کی مخالفت پر کمربستہ ہو جاتی ہے لیکن اللہ تعالیٰ اُن سے پیار و محبت کا سلوک کرتا ہے اور اُنکی غیر معمولی تائید فرماتا ہے۔ ہماری جماعت بھی اللہ تعالیٰ کے ایک مامور کی جماعت ہے۔ ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم خدا تعالیٰ کی رضا کی راہوں پر چلنے کی ہر ممکن کوشش کریں۔ یہی وہ طریق ہے جس سے ہم اس کی تائید و نصرت حاصل کر سکتے ہیں اور دُنیا میں عظیم رُوحانی تغیر بپا کرنے میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔

خطبہ ثانیہ میں آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کاملہ کے لئے خاص توجہ کے ساتھ دُعائیں کرنے کی تحریک فرمائی۔

نائیجیریا کے سب سے بڑے ہوٹل کیلئے احمدیہ مشن کی طرف سے

قرآن کریم کے دو سو نسخوں کا تحفہ

نائیجیریا کے اخبارات "ڈیلی ٹائمز" اور "ڈیلی ایکسپریس" کی اشاعت یکم دسمبر ۱۹۷۲ء کے مطابق نائیجیریا میں احمدیہ مشن کی پچاسویں سالگرہ کے موقع پر مبلغ الحاج مکرم مولانا محمد اجمل صاحب شاہد نے ملک کے سب سے بڑے ہوٹل فیڈرل پیلس ہوٹل کو انگریزی ترجمہ قرآن کریم مع متن کی دو صد کاپیاں تحفہ کے طور پر دیں۔

یاد رہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے افریقہ کے تاریخی دورہ کے بعد اس خواہش کا اظہار فرمایا تھا کہ دُنیا کے بڑے بڑے ہوٹلوں کے تمام کمروں میں قرآن کریم کا ایک ایک نسخہ ہونا چاہیئے تاکہ ان ہوٹلوں میں ٹھہرنے والے مہمان اگر چاہیں تو کلام پاک کو پڑھ سکیں چنانچہ نائیجیریا مشن کی طرف سے یہ پیشکش حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی مبارک خواہش کو پورا کرنے کے سلسلہ میں ہے۔

(سیکرٹری مجلس نصرت جہاں ربوہ)

پبلشر: مسعود احمد، پرنٹر: سیّد عبدالحی، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ، مقام اشاعت: دفتر الفضل محلہ دارالرحمت غربی، ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ جمعہ

انسان کیلئے اللہ تعالیٰ کا شکر گذار بندہ بننا ضروری ہے، اسکے بغیر وہ کوئی دینی یا دنیوی کامیابی حاصل نہیں کر سکتا

موصیان کا گروہ انعامات الٰہیہ کو زیادہ نمایاں طور پر حاصل کر رہا ہے اس لئے اُن کے دل میں شکر کا مقام زیادہ بلند ہونا چاہیئے!

ربوہ میں موصیان کی ایک مرکزی سب کمیٹی مقرر ہونی چاہیئے جو موصیان کے ذمہ لگائے گئے سب کام کروانے کی ذمہ دار ہو

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۵ صلح ہش ۱۳۵۲ (مطابق ۵ جنوری ۱۹۷۳ء) بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

مرتبہ:۔ مکرم یوسف سلیم صاحب شاہد ایم۔اے انچارج شعبہ زود نویسی

تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

دینی اور دنیوی کامیابی کے لئے اللہ تعالیٰ کا شکر گذار بندہ بننا ضروری ہے۔ شکر کے معنے صرف زبان سے ثنا کرنے یا شکریہ کے الفاظ ادا کرنے کے نہیں ہوتے۔ نیز شکر کے صرف یہی معنے نہیں کہ انسان کا دل

محسنِ حقیقی کے انعامات

کی یاد سے معمور ہو جائے۔ بلکہ انسان کو جو عملی قوتیں عطا کی گئی ہیں، اُن عملی قوتوں سے بھی شکر ادا کرنا لازمی ہے۔ عملی قوتوں سے "انسان کے احسان" کے مقابلہ میں جو شکر ادا کیا جاتا ہے وہ تو احسان کا بدلہ ہوتا ہے۔ لیکن ایک ایسی ہستی بھی ہے جس کے احسانات کا بدلہ چکایا نہیں جا سکتا اور وہ اللہ تعالےٰ کی ذات ہے۔

پس جہاں تک اللہ تعالیٰ کی ذات کا تعلق ہے، شکر کے یہ معنے ہونگے کہ اُس نے ہمیں جو کچھ عطا فرمایا ہے، اُس میں سے ہم اپنے اعمال سے اُس کے حضور ایثار کے رنگ میں یا ہم اپنے اعمال سے اسکے بندوں کی خدمت کی شکل میں یا عملاً اُن حقوق کی ادائیگی کی صورت میں جو حقوق کہ اُس نے ہم پر واجب قرار دیئے ہیں، شکر ادا کریں۔ وہ تو دینے والا ہے، لینے والا نہیں ہے۔ کیونکہ ہر چیز اُسی کی ہے۔ لیکن انسان اُسکے حضور (اپنی زبان کے محاورہ کے لحاظ سے) کچھ نہ کچھ پیش کرتا ہے اُن شکلوں میں جن کا میں نے ابھی ذکر کیا ہے۔ اسی لئے قرآنِ کریم میں اللہ تعالیٰ نے ایک جگہ فرمایا ہے:۔

اِعْمَلُوْٓا اٰلَ دَاوٗدَ شُكْرًا ؕ (سبا: ۱۴)

فرمایا شکر گذاری کے ساتھ عمل کرو۔ گویا شکر جذبات سے دل کو معمور کرنے کا یہاں ذکر نہیں یا زبان سے ثناء کرنے کا یہاں ذکر نہیں یا انسان جو مختلف اوقات میں اللہ تعالیٰ کی بے شمار تسبیح و تحمید کرتے ہیں اس کا یہاں ذکر نہیں۔ بلکہ یہ کہا گیا ہے کہ اپنے عمل سے شکر ادا کرو۔ اسی لئے عربی کی لغت میں جوارح کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کے معنے بھی کئے گئے ہیں یعنی وہ تمام طاقتیں جو انسان کو دی گئی ہیں، اُن کو ایسے رنگ میں استعمال میں لایا جائے کہ وہ گویا اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا مقصود ہو۔ جب تک عملاً اللہ تعالیٰ کا شکر ادا نہ کیا جائے اُس وقت تک انسان کامیاب نہیں ہو سکتا۔

پس بسم اللہ پڑھ کر کھانا کھانا ہی شکر نہیں ہوتا یا الحمد للہ کہہ کر کھانا ختم کرنا بھی شکر نہیں ہوتا بلکہ کھانا کھانا خود ادائے شکر کے مترادف ہے کیونکہ اسلام میں مجبود کا رہ کر خودکشی کی اجازت نہیں دی گئی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اے انسان! تیرے نفس کے بھی تجھ پر کچھ حقوق ہیں۔ اسلئے جہاں حق قائم ہوتا ہے۔ جہاں حق کی ادائیگی کی طاقت عطا کی جاتی ہے وہاں حق کو خدائے قادر و توانا کی منشاء اور اسکی ہدایت کے مطابق ادا کرنا اُن ذرائع کو بروئے کار لاتے ہوئے جو خدا تعالیٰ کیطرف سے مہیا کئے جاتے ہیں، شکر ہے۔

غرض جب تک عملی شکر نہ ہو کامیابی نہیں ملتی۔ مثلاً ایک ذہین بچہ ہے۔ وہ اگر اپنی خداداد ذہانت کے شکریہ کے طور پر اُس کا صحیح استعمال نہیں کرتا یا وہ اپنے اوقات کو ضائع کر دیتا ہے اور اپنی توجہ کو مطالعہ اور حصولِ علم پر قائم نہیں رکھتا تو وہ ناشکرا اور ناکام ہوتا ہے۔ پس ناشکری ہمیں ناکامی کی وجہ بتاتی ہے۔ جہاں آپکو ناشکری نظر آئیگی وہاں آپ کو ناکامی نظر آئیگی۔ اِس لئے کہ کامیابی کے لئے اس معنی میں جس کی مَیں نے ابھی وضاحت کی ہے شکر گذار بندہ بننا ضروری ہے۔ میری اللہ تعالیٰ سے یہ دُعا ہے کہ وہ اپنے فضل سے ہمیں اس مرکزی اور بنیادی نکتہ کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

ہماری جماعت میں ایک گروہ ایسا ہے جو اللہ تعالیٰ کے انعامات کو زیادہ اور نمایاں طور پر حاصل کر رہا ہے اور وہ

موصیان کا گروہ

ہے۔ جن کو اللہ تعالیٰ نے مال عطا فرمایا اور وہ اس میں سے خدا کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔ مثلاً اپنی آمد کا ۱/۱۰ اور ۱/۳ کے درمیان حصہ وصیت ادا کرتے ہیں۔ گویا وہ نیکی کی قوتوں کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے رسالہ وصیت کی شرائط کے مطابق استعمال کرتے ہیں۔

پس اللہ تعالیٰ نے اُن کو قوتیں عطا کیں اور پھر اُن کے صحیح مصرف کی توفیق بھی عطا فرمائی۔ ظاہر ہے کہ کسی کی آمد کا ۱/۱۰ حصہ سینما بینی پر بھی خرچ کیا جا سکتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں بھی خرچ کیا جا سکتا ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے موصیان کو یہ توفیق عطا فرمائی کہ وہ نیکی کی راہ میں اپنے مال کا ایک بڑا حصہ خرچ کریں۔ اُنکو یہ توفیق بخشی کہ وہ اس معیار پر آنے کی کوشش کریں۔ مَیں یہ نہیں کہتا کہ وہ اس معیار پر آگئے ہیں جو معیار کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک موصی کا رسالہ الوصیت میں بیان فرمایا ہے یا آپ نے اپنی کتب میں بعض دوسری جگہوں پر اسکا ذکر کیا ہے۔ تاہم اس کا جو انفرادی پہلو ہے یعنی ہر موصی کی ذات کا تعلق ہے تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہماری اکثریت ایسی ہے جس میں کامیابی کا پہلو نمایاں ہے یعنی وہ شکر گذار بندے ہیں لیکن اجتماعی زندگی میں بھی ہم ان

اس مقام پر نہیں پہنچے جس مقام پر موصیان اور موصیات ہمیں نظر آنے چاہئیں۔
میں نے قریباً سات سال قبل

موصیان کی ایک تنظیم

کا اعلان کیا تھا اور کچھ ابتدائی کام اُن کے ذمہ لگائے تھے۔ چنانچہ میرا خیال تھا کہ بعد میں اجتماعی طور پر کچھ اور کام بھی اُن کے ذمہ لگائے جائیں گے۔ لیکن چونکہ اُن کی جو ابتدائی ذمہ داریاں تھیں وہ ایک خاص معیار تک نہیں پہنچیں اس لئے وہ ذمہ داریاں جن کے متعلق میرا یہ خیال تھا کہ دوسرے مرحلہ پہ اُن کو بتائی جائیں گی اور وہ ان ذمہ داریوں کو بھی اجتماعی رنگ میں نباہنے کی کوشش کریں گے اس کے متعلق میں نے خاموشی اختیار کی۔

جہاں تک موصیان کے لئے ابتدائی کام کرنے کا سوال تھا۔ میں نے یہ کام ان کے ذمہ لگایا تھا کہ تمہارے گھر میں بڑا ہو یا چھوٹا، مرد ہو یا عورت کوئی بھی ایسا نہ رہے جو قرآن کریم کے پڑھنے کی عمر کو پہنچا ہوا ہو لیکن قرآن کریم پڑھ نہ سکتا ہو۔ یا ترجمہ جاننے کی عمر کو پہنچا ہوا ہو مگر ترجمہ نہ جانتا ہو یا عام روزمرہ زندگی سے تعلق رکھنے والی تفسیر قرآن کا انہیں علم نہ ہو۔ گو یہ صحیح ہے کہ عمیق رموز و اسرار قرآنی کا علم ہر انسان کو تو نصیب نہیں ہوتا لیکن قرآن کریم کی تفسیر ایسی بھی ہے جو روزمرہ ہمارے کام آنے والی ہے اس کا علم بھی ہونا چاہیئے۔ مگر سات سال ہونے کو ہیں ابھی تک اس سلسلہ میں کوئی ٹھوس اور نمایاں کام نظر نہیں آیا۔

پھر موصیان کے ذمہ ایک یہ کام بھی کیا گیا تھا کہ جماعت احمدیہ کی عام تربیت کے معیار کو بلند کرنے کے لئے، ان کی کوششوں سے کم از کم

پانچ ہزار واقفین عارضی

ہمیں ملنے چاہئیں۔ اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا پانچ ہزار سے زیادہ واقفین عارضی ہمیں مل تو گئے لیکن اس میں کتنا حصہ موصیان کی کوششوں کا ہے اس کے متعلق کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ میرے خیال میں اس میں تو شاید نصف بھی ان کی کوششوں کا نتیجہ نہیں ہوگا بہرحال مطلوبہ تعداد پوری ہو جانے سے ان کی پردہ پوشی ہو گئی۔

تیسرے موصیان کو یہ بھی کہا گیا تھا کہ تم جہاں بھی رہتے ہو مثلاً راولپنڈی میں رہتے ہو یا لاہور میں رہتے ہو یا کراچی میں رہتے ہو یا لائلپور میں رہتے ہو یا سرگودھا میں رہتے ہو یا چک ۹۹ شمالی میں رہتے ہو یا دوسرے چکوک اور دیہات میں رہتے ہو۔ جہاں بھی تم رہتے ہو تم احسانات کا خیال رکھو کہ تمہاری جماعت (اس سے اصطلاحی جماعت مراد ہے) مثلاً سرگودہا کی جماعت ہے یا راولپنڈی کی جماعت ہے یا کراچی کی جماعت ہے یا لائلپور کی جماعت ہے یا چک ۹۹ شمالی کی جماعت ہے وغیرہ۔ اس میں کوئی شخص ایسا نہ رہے جسے قرآن کریم آنا چاہیئے تھا لیکن اسے پڑھنا نہیں آتا۔ اس کے متعلق بھی کوئی واضح اور خوشکن رپورٹ کم از کم میرے سامنے نہیں آئی۔ اسلئے ہمیں کچھ انتظامی کام کرنے پڑیں گے تاکہ صحیح کام ہوں اور کام کی صحیح رپورٹیں ہوں۔ ربوہ میں

موصیان کی ایک مرکزی سب کمیٹی

مقرر ہونی چاہیئے جو ان سب کاموں کو کروانے کی ذمہ دار ہو۔ نظارت اصلاح و ارشاد یا اس سے تعلق رکھنے والے ہمارے تین چار بزرگ دوست عبد المالک خانصاحب۔ ابوالعطاء صاحب اور قاضی محمد نذیر صاحب ہیں یہ موصیان ربوہ کا ایک جائزہ لیں۔ اور عمر کے لحاظ سے، صحت اور ہمت کے لحاظ سے اور کام کی اہمیت کے لحاظ سے اُن کے نزدیک جو ۲۵ موصیان کام کرنے کے اہل ہوں ان کی فہرست مجھے اگلے جمعہ سے پہلے دے دیں۔ میں ان میں سے ایک کمیٹی مقرر کر دوں گا۔ اور پھر خواہ با تنخواہ کلرک اور دوسرا عملہ جو ضروری ہے اور سٹیشنری یعنی کاغذ وغیرہ کا جو خرچ ہے اس کا انتظام کرنا پڑے یہ انتظام تو انشاء اللہ ہو جائے گا لیکن پہلے تو اس کمیٹی کو جائزہ لینا چاہیئے کہ موصیان نے کس حد تک کام کیا ہے دوسرے چونکہ موصیان کی چھان بین ضرور ہوتی رہنی چاہیئے اس لئے یہ کمیٹی موصیان کا عمومی جائزہ بھی لے۔ کیونکہ صرف وصیت کا چندہ شرط نہیں ہے یہ تو ایک معمولی سی شرط ہے۔ اصل تو دوسری چیزیں ہیں جن کا خیال رکھنا چاہیئے۔ چنانچہ "تَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى" کے ایک معنی یہ بھی ہیں کہ مومن ایک دوسرے کی نگرانی کرنے والے ہوں۔ تاہم یہ صحیح ہے کہ بہت سے کام بغیر نگرانی کے مکمل ہو جاتے ہیں۔ لیکن بہت سے ایسے کام بھی ہیں جو بغیر نگرانی کے صحیح طور پہ بجا نہیں لائے جا سکتے اُن کا اگر خیال رکھا جائے تو وہی فرد یا گروہ جن میں ایک وقت میں سستی نظر آتی ہے چست ہو جاتے ہیں اور اُن کا کام اچھا ہو جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے موصیان کو دوسروں کے مقابلہ میں اپنی نعمتوں سے زیادہ نوازا ہے۔ اُس نے انہیں

وصیت کرنے کی توفیق

عطا فرمائی۔ اُن کو اُن بشارتوں کے حصول کے امکان کو پیدا کرنے کی توفیق عطا فرمائی جس کے نتیجہ میں اس دنیا میں بھی جنت مل جاتی ہے اور اُخروی زندگی میں بھی جنت کے متعلق الا ماشاء اللہ کوئی شبہ باقی نہیں رہتا۔ تاہم اس احسان یا ان نعماء کی وجہ سے اُن پر شکر کرنے کی ذمہ داری بھی بہت زیادہ بڑھ جاتی ہے۔

پس جیسا کہ میں نے بتایا ہے جہاں ناشکری ہوتی ہے وہاں ناکامی ہوتی ہے ناشکری اور ناکامی دونوں ہی ہمیں انسانی زندگی میں پہلو بہ پہلو کھڑی نظر آتی ہیں اسلئے اگر ایک موصی خدا کا شکر گزار بندہ نہیں بنتا اور "اِعْمَلُوْٓا اٰلَ دَاوٗدَ شُكْرًا" کا مصداق نہیں بنتا۔ اپنے عمل کو شکر کی بنیاد پر قائم نہیں کرتا تو بعض دفعہ کسی موصی کے حالات ایسے ہو جاتے ہیں کہ اُس کی وصیت منسوخ ہو جاتی ہے۔ ایسی صورت میں دوست عام طور پر یہ سمجھتے ہیں کہ ایسے آدمی سے حصہ وصیت کی ادائیگی میں سستی ہوئی اسلئے اس کی وصیت منسوخ ہو گئی ہے لیکن میں درد بھرے دل کے ساتھ یہ سمجھا کرتا ہوں کہ

اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں

اس سے کوئی ایسا عمل سرزد ہوا جس سے وہ خدا کے غضب کا مورد بن گیا اور اسطرح خدا تعالیٰ کے منشاء کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ ہمارے لئے جو ظاہری علامت قائم کی گئی ہے یعنی بہشتی مقبرہ اس میں دفن ہونے سے وہ محروم ہو گیا۔ بعض دفعہ ایک موصی فوت ہو جاتا ہے تو اس کے بچے وصیت کا پیسہ نہیں دیتے۔ اب جہاں تک وصیت کے چندہ کا تعلق ہے یہ ایک ظاہری چیز ہے اس کی دو شکلیں بن جاتی ہیں باپ بہشتی مقبرہ میں دفن ہو جاتا ہے اور بیٹوں نے حصہ وصیت نہیں دیا ہوتا۔ اسواسطے کہ وصیت کے پیسے تو کوئی چیز نہیں۔ اس کے بغیر خدا تعالیٰ ایسے سامان پیدا کر دیتا ہے کہ وہ بہشتی مقبرہ میں دفن ہو جاتا ہے لیکن بعض دفعہ متوفی کی اولاد پیسے نہیں دیتی تو وہ بہشتی مقبرہ میں دفن نہیں ہو سکتا۔ اب ایک ہی فعل ہے جو دو مختلف خاندانوں کی اولاد سے سرزد ہوا۔ سوچنے والی بات یہ ہے کہ اس سے دو مختلف نتیجے کیوں نکلے۔ بظاہر اس کا ایک ہی نتیجہ نکلنا چاہیئے تھا۔ میں ایسے موقعہ پر یہ نتیجہ اخذ کیا کرتا ہوں کہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک شخص جس نے وصیت کی تھی مگر اس کا حصہ وصیت ادا نہ ہو سکا۔ اس کے باوجود چونکہ وہ خدا کا پیارا تھا اس لئے خدا تعالیٰ نے فرمایا میں اس کی اولاد کو تو پکڑوں گا مگر اس نے میری راہ میں اخلاص کے ساتھ اور ایثار کے ساتھ قربانیاں دی ہیں اس کو میں اپنی جنت میں داخل کروں گا۔ لیکن ایک دوسرا آدمی ہے جو دنیا کی نگاہ میں خواہ کچھ ہو لیکن خدا تعالیٰ کی نگاہ میں یہ تھا کہ اس کو بہشتی مقبرہ میں داخل نہیں ہونے دیا جائے گا۔ چنانچہ اس کی اولاد اس کے بہشتی مقبرہ میں دفن ہونے سے محرومی کا ذریعہ بن جاتی ہے۔

پس ہر موصی پر انفرادی حیثیت میں بھی اور جماعت موصیان پر اجتماعی رنگ میں بھی ایک

بہت بڑی ذمہ داری

شکرگزار بندہ بننے کی بھی عاید ہوتی ہے۔ اگر وہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا نہیں کریں گے تو ان کی زندگی ناکام ہوگی۔ وہ اس مقصد میں کامیاب نہیں ہوں گے جس مقصد کے لئے انہوں نے وصیت کی اور بظاہر ایک حد تک دوسروں سے زیادہ قربانیاں بھی دیں۔ ہماری جماعت میں بہت سے ایسے لوگ بھی ہیں جو وصیت کی عظیم ذمہ داریوں کی وجہ سے وصیت تو نہیں کرتے لیکن بڑی قربانی دینے والے ہوتے ہیں خود میرے علم میں بعض ایسے دوست ہیں جن کی کسرِ نفسی کا یہ حال ہے کہ وہ کہتے ہیں ہم جب اپنی زندگی پر غور کرتے ہیں تو ہم اپنے آپ کو اس قابل نہیں پاتے کہ ہم بہشتی مقبرہ میں دفن ہونے والی جماعت میں شامل ہوں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ان کو شامل کر دیتا ہے۔ ایسی بہت ساری مثالیں موجود ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایسے لوگوں کی گنجائش رکھی ہے کہ اگرچہ ان کی وصیت تو نہیں ہوتی لیکن بعد میں کیس یہ بن جاتا ہے کہ بڑا

مخلص اور فدائی احمدی

تھا اس کی وصیت بظاہر کی تو نہیں تھی لیکن وہ اپنے مال کا ۱/۵ حصہ خدا کی راہ میں قربان کر رہا تھا۔ یعنی ایسے لوگوں کی مال کی محبت وصیت کے راستے میں روک نہیں تھی وہ ۱/۱۰ دے کر وصیت کر سکتے تھے۔ پس اگرچہ انہوں نے وصیت نہیں کرائی تھی لیکن جہاں تک مالی قربانی کا تعلق ہے وہ عملاً ۱/۵ خدا کی راہ میں دے رہے تھے۔ چنانچہ کئی دوستوں کا مجھے ذاتی طور پر علم ہے جو کہتے تھے کہ ہم کیا ہیں۔ جب اپنے نفس پر غور کرتے ہیں تو اپنے آپ کو کچھ بھی نہیں پاتے۔ یہ اُن کا اپنا ذہن ہے مگر یہ ضروری نہیں ہے کہ اس کو ہم صحیح سمجھ لیں۔ لیکن یہ ہے بڑی پیاری منکسر المزاجی۔ چنانچہ خدا تعالیٰ ایسا سامان پیدا کر دیتا ہے کہ ان کی وفات کے بعد خلیفۂ وقت فیصلہ کرتا ہے کہ ان کو بہشتی مقبرہ میں دفن کر دیا جائے۔ کیونکہ ان کی ساری زندگی ایسی ہوتی ہے کہ وہ خدا کی راہ میں بڑا اخلاص دکھانے والے اور بڑی قربانی کرنے والے تھے۔ اس کے برعکس بعض لوگ اتنے مخلص نہیں ہوتے جتنا ایک موصی کو ہونا چاہیئے اس لئے انہوں نے وصیت تو کی ہوتی ہے لیکن وفات کے بعد بہشتی مقبرہ میں دفن نہیں ہو سکتے۔

پس

بہشتی مقبرہ

کوئی نارمل چیز نہیں ہے جب ہم وصیت کے سارے حالات پر نگاہ ڈالتے ہیں تو یہاں بھی اللہ تعالیٰ کی تقدیر یہ کام کرتی ہوئی نظر آتی ہے۔ گو ایک موصی کے ساتھ اللہ تعالیٰ بڑا پیار اور حسین سلوک کرتا ہے لیکن اس کے ساتھ ہی ان پر شکرگزار بندہ بننے کی ایک بہت بڑی ذمہ داری بھی عاید ہوتی ہے۔ اس لئے ان کو دوسروں کی نسبت خدا تعالیٰ کا زیادہ شکرگزار بندہ بننا چاہیئے۔ ان کے دل میں اللہ تعالیٰ کیلئے شکر اور حمد کا مقام دوسروں کی نسبت بہت بڑا اور بلند ہونا چاہیئے۔

غرض موصیان کی زندگی کا اجتماعی پہلو ہے اس کے متعلق مجھے تسلی نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ مجھے ان سے کام لینے کی توفیق بخشے اور انہیں کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے موصیان نے اجتماعی طور پر تسلی بخش کام نہیں کیا جس کی وجہ سے تعلیم القرآن کلاس کا جو پروگرام تھا اس پر اثر پڑا اور اس کے نتیجہ میں

قرآن کریم کی وسیع اشاعت

کے سلسلہ میں ہم نے جو کوششیں کیں (جن کا کچھ ذکر میں نے جلسہ سالانہ کی تقریر میں بھی کیا تھا) اُن پر بھی اثر پڑا۔ اگر یہ موصی صاحبان اور جماعت کا دوسرا حصہ قرآن کریم کی اشاعت اور اس کے علم کے حصول پر اس سے زیادہ توجہ دیتا یعنی اتنی توجہ دیتا جتنی کہ میں نے خواہش ظاہر کی تھی اور سکیمیں بنائی تھیں تو اس سے بھی زیادہ اللہ تعالیٰ کے فضل اور برکتیں ہم پر نازل ہوتیں۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے

لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ (ابراہیم:۸)

یعنی تم شکرگزار بندے بنو گے تو اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کو پہلے سے زیادہ حاصل کرو گے اور تمہیں پہلے سے زیادہ کامیابیاں عطا ہوں گی۔ تمہیں پہلے سے زیادہ رضائے الٰہی حاصل ہو گی۔ لیکن اگر تم شکرگزار بندے نہیں بنو گے تو تم پر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی زیادتی نہیں ہو گی۔ انتہائی کامیابی کی طرف تمہاری جو مسلسل حرکت ہے وہ رک جائے گی۔ جب حرکت میں کمی واقع ہو جائے تو وہ ناکامی ہے نہایت بھیانک ناکامی ہے

پس موصیان کی ایک مرکزی کمیٹی بننی چاہیئے۔ اس کا ایک حصہ لجنہ بھی بنائے بعض ایسے کام ہوتے ہیں جو صرف موصیات کر سکتی ہیں۔ وہ اپنی بہنوں سے کام لے سکتی ہیں۔ میرے پاس جو فہرست آئے گی اس میں سے مناسب افراد کی ایک کمیٹی بنا دی جائے گی۔ وہ کام کرے گی۔ کسی نظارت کے ساتھ اس کا الحاق کر دیا جائے گا۔

اللہ تعالیٰ احسن آخری اور حسین تر اور اکمل تر اور ارفع تر کامیابی اور فلاح کی بشارت دیتا ہے (اور اس کے لئے اس نے جماعت احمدیہ کو قائم کیا ہے) یہ وہ

کامیابی اور فلاح

ہے جس کے نتیجہ میں تمام دُنیا امت واحدہ کی شکل میں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع نظر آئے گی۔ یہ وہی کامیابی ہے جس کی ہر صاحب فراست احمدی کے دل میں تڑپ ہے۔ اس کامیابی کے حصول کے لئے ہر صاحب فراست احمدی اپنی طرف سے کوشش کر رہا ہے۔ خدا کرے کہ ساری جماعت اور جماعت کا ہر فرد صاحب فراست بن جائے۔ اور اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے آخری کامیابی اور انتہائی خوشیوں کے دن کو ہمارے قریب سے قریب تر کر دے تاکہ ہم بھی اپنی زندگیوں میں اسے دیکھ لیں

ماہ بماہ چندہ عام۔ حصہ آمد۔ اور چندہ جلسہ سالانہ کی ادائیگی سے ایک ماہ میں دو ماہ کی ادائیگی کا بار نہیں پڑتا (ناظر بیت المال)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نبوت محمدیہ کی فیض رسانی

تقریر محترم شیخ مبارک احمد صاحب فاضل سابق رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ برموقع جلسہ سالانہ

(۲)

غرض خادم سے لیکر جلیل القدر صحابی تک ہر ایک یہ سمجھتا تھا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے خدا سے ملا دیا ہے اور پھر اس پاک جماعت کی زندگیوں پر نظر ڈالو وہ فی الواقع ایسے لوگ تھے جنہوں نے دنیا کی کسی چیز سے کبھی دل نہیں لگایا ان کا ہر عمل اور ہر کام یہی ثابت کرتا تھا کہ انہیں آپ کی ہدایت و نبوت کے فیض سے خدا مل گیا تھا اور وہ خدا کے ہو گئے تھے اور اب بھی آپ کے حقیقی متبعین آپ کی نبوت کی فیض رسانی کے ذریعہ اس جلیل القدر نعمت اور اس لعل بے بہا کو پا رہے ہیں۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں :۔

"ہمیں بڑا فخر ہے کہ جس نبی علیہ السلام کا ہم نے دامن پکڑا ہے خدا کا اس پر بڑا ہی فضل ہے وہ خدا تو نہیں مگر اس کے ذریعہ سے ہم نے خدا کو دیکھ لیا ہے۔ اس کا مذہب جو ہم کو ملا ہے خدا کی طاقتوں کا آئینہ ہے۔ ... ہم کیا چیز ہیں اور اس کا شکر ادا کر سکیں کہ وہ خدا ہے جو دوسروں پر مخفی ہے اور وہ پوشیدہ طاقت جو دوسروں سے نہاں در نہاں ہے وہ ذوالجلال خدا محض اس نبی کریم کے ذریعہ سے ہم پر ظاہر ہو گیا"
(چشمۂ معرفت)

پھر آپ نے فرمایا :۔

"ہزار ہا درود اور سلام اور رحمتیں اور برکتیں اس پاک نبی محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوں جس کے ذریعہ سے ہم نے وہ زندہ خدا پایا جو آپ کلام کر کے اپنی ہستی کا آپ ہمیں نشان دیتا ہے اور آپ فوق العادت نشان دکھلا کر اپنی قدیم اور کامل طاقتوں اور قوتوں کا ہم کو چمکنے والا چہرہ دکھاتا ہے سو ہم نے ایسے رسول کو پایا جس نے خدا کو ہمیں دکھلایا اور ایسے خدا کو پایا جس نے اپنی کامل طاقت سے ہر ایک چیز کو بنایا۔ اس کی قدرت کیا ہی عظمت اپنے اندر رکھتی ہے جس کے بغیر کسی چیز نے نقش وجود نہیں پکڑا اور جس کے سہارے کے بغیر کوئی چیز قائم نہیں رہ سکتی وہ ہمارا سچا خدا بے شمار برکتوں والا ہے اور بے شمار قدرتوں والا اور بے شمار حسن والا احسان والا اس کے سوا کوئی اور خدا نہیں۔"
(نسیم دعوت ص۲)

توحید حقیقی کا پیغام

پھر نبوت محمدیہ کی فیض رسانی سے دنیا کو جو بہت بڑا فیض ملا وہ توحید حقیقی اور توحید کامل کا پیغام تھا اس میں کوئی شبہ نہیں کہ نبوت محمدیہ سے پہلے کی نبوت نے بھی اللہ تعالیٰ کی توحید اور اس کی صفات سے انسان کو کسی حد تک واقف کیا تھا لیکن جس شان سے اور جس رنگ میں توحید حقیقی کو نبوت محمدیہ نے پیش کیا اس کی مثال کہیں نہیں ملتی۔

نبوت محمدیہ کے ظہور کے وقت ہر طرف شرک کا دور دورہ تھا۔ خود خانہ کعبہ میں تین سو ساٹھ بت رکھے ہوئے تھے سارے عرب کو شرک کی لعنت نے اپنی لپیٹ میں لے لیا تھا۔ ہر قبیلہ اور ہر خاندان کا الگ الگ بت تھا دنیا کے دوسرے ممالک اور دوسری اقوام بھی مشرکانہ عقائد و رسوم میں جکڑی ہوئی تھیں سابقہ مذاہب اور سابقہ نبوتوں کے ذریعہ توحید کی جو بھی صورت پیش کی گئی تھی وہ بھی لوگوں کی نظروں سے اوجھل ہو گئی تھی ان مذاہب اور نبوتوں کو تسلیم کرنے والے خدا تعالیٰ کی ذات میں شریک گردانے لگ گئے تھے۔ ایرانی لوگ دو خدا تسلیم کرتے تھے۔ عیسائیوں نے یونانیوں اور ہندوؤں کی تقلید میں باپ بیٹا اور روح القدس کی تثلیث قائم کر لی تھی۔ اس وقت سید الانبیاء رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خدائے برتر و اعلیٰ کا یہ فرمان توحید دنیا کو سنایا۔

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ۔ اَللّٰهُ الصَّمَدُ۔ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ۔ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ
(سورۃ الاخلاص)

تو لوگوں سے کہدے کہ اللہ اپنی ذات میں اکیلا ہے۔ اللہ وہ ہستی ہے جس کے سب محتاج ہیں اور وہ کسی کا محتاج نہیں۔ نہ اس نے کسی کو جنا ہے اور نہ وہ جنا گیا ہے اور اس کی صفات میں اس کا کوئی بھی شریک کار نہیں۔"

خالص توحید کا یہ پیغام اور کامل توحید کا یہ مژدہ جو سب مذاہب کی جان اور روح ہے پہلی مرتبہ پوری شان اور پوری تفصیلات کے ساتھ نبوت محمدیہ کی فیض رسانی کے طفیل دنیا کو نصیب ہوا۔

اس فرمان الٰہی میں اللہ تعالیٰ کو "احد" قرار دے کر اس بات کا اعلان کیا کہ وہ اپنی ذات میں اکیلا اور یکتا ہے اور "اللہ الصمد" کہہ کر یہ بتایا کہ وہ اپنی صفات میں بھی یکتا ہے وہ کسی کا محتاج نہیں۔ اس کے دوسرے سب اس کے محتاج ہیں نہ اس کا بیٹا ہے اور نہ وہ کسی کا بیٹا وہ اپنی ذات کی طرح ہر وصف میں بھی واحد و یگانہ ہے۔ ہندو دھرم میں روح و مادہ کو بھی خدا تعالیٰ کی طرح قدیم اور غیر مخلوق قرار دیا گیا ہے گویا خدا تعالیٰ کو کارخانہ عالم چلانے کے لئے اپنے ساتھ دو شریکوں کی حاجت ہے اور وہ ان کا محتاج ہے اس کے برعکس اسلام نے کہا اللّٰہُ الصَّمد۔ اللہ کسی کا محتاج نہیں وہ خالق کل اور قادر مطلق ہے جس طرح وہ اپنی ذات میں واحد ہے وہ اپنی صفات میں بھی یکتا ہے اور کارخانہ عالم چلانے میں وہ کسی کا محتاج نہیں۔

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کا ذکر اور اس کی صفات کا بیان اور اس کی توحید کا تذکرہ کم و بیش ہر آیت میں نظر آتا ہے اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ واحد زندہ اور قیوم خدا ہے اور وہی واحد و یگانہ کائنات پر پورا تصرف رکھتا ہے۔

توحید حقیقی کی اشاعت کے اثرات

نبوت محمدیہ کی فیض رسانی سے جو خالص اور کامل توحید دنیا کو نصیب ہوئی اس کی گونج نے عیسائیوں میں بھی ایسے فرقے پیدا کر دئے جو تثلیث سے بیزاری کا اعلان کر رہے ہیں ہندوؤں میں بھی آریہ فرقے نے توحید کا نام لینا شروع کر دیا الٰہی توحیدی مواعظ اور تعلیمات کا ثمرہ ہے کہ سکھوں کا فرقہ توحید کا نام لیوا بن کر کھڑا ہوا جس کے بانی حضرت بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ نے اسلامی توحید سے متاثر ہو کر توحید کا پرچار شروع کیا اور نبوت محمدیہ کی فیض رسانی ہی کا نتیجہ ہے کہ آج بت پرست قومیں بھی بت پرستی کو شک کی نگاہ سے دیکھنے لگ گئی ہیں بلکہ اسے عیب سمجھنے لگی ہیں۔

توحید باری تعالیٰ کے اسلامی عقیدہ نے مختلف اقوام میں جو متعدد اثرات مرتب کئے ہیں ان میں سے تین واضح اور نمایاں اثرات یہ ہیں۔

اوّل۔ توحید کے اقرار سے یہ ماننا پڑتا ہے کہ خدا تعالیٰ رب العالمین ہے اور ہر چیز کا خالق ہے۔ سب انسان اس کے بندے اور باہم بھائی بھائی ہیں۔ انسانیت کے اعتبار سے سب انسان برابر ہیں۔ پیدائشی طور پر کوئی اعلیٰ اور ادنیٰ نہیں۔ کوئی چھوٹا اور بڑا نہیں کوئی اچھوت اور برہمن نہیں پیدائشی طور پر کوئی گنہگار نہیں بلکہ سب پاک اور معصوم پیدا ہوتے ہیں کوئی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھاتا۔

اسلامی مساوات کا یہ تصور جو توحید کے عقیدہ کے ماننے کے نتیجہ میں پیدا ہوا بہت انقلاب آفرین ثابت ہوا ہے جہاں جہاں اور جس جس قوم میں یہ پیغام پہنچا اس نے قوموں کی قوموں کو اسلام کی آغوش میں لا ڈالا اور نبوت محمدیہ کا فریفتہ اور شیدا بنا دیا۔ توحید کے عقیدہ نے اونچ نیچ کو مٹا کر اور نسلی امتیازات کو ختم کر کے عالمگیر اخوت و مساوات کی زبردست تحریک چلائی اس کا اثر تمام عالم پر گہرا پڑا اور بلا امتیاز رنگ و نسل مذہب و عقیدہ اور قوم و ملک انسانی حقوق کی حفاظت کی زبردست جدوجہد شروع ہو گئی اور اب وہ وقت آن پہنچا ہے کہ ہر قسم کے امتیازات کو تحقیر کی نگاہ سے دیکھا جانے لگا ہے۔ یہ سب کچھ نبوت محمدیہ کی فیض رسانی کا کرشمہ ہے جس نے توحید حقیقی کے تصور اور اس کی عملی حقیقت کو پیش کر کے خدائے واحد کو رب العالمین قرار دیا اور ایک خدا کے سب بندے ہونے کے باعث یہ اعلان کیا گیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

يَآ اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى (الحجرات)

اے انسانو! ہم نے تمہیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا ہے۔

اِنَّ النَّاسَ كُلَّهُمْ اِخْوَةٌ

تمام لوگ بھائی بھائی ہیں

كُلُّكُمْ بَنُوْ اٰدَمَ وَاٰدَمُ مِنْ تُرَابٍ

تم سب لوگ اولاد آدم ہو اور آدم مٹی سے بنائے گئے تھے

لَيْسَ لِعَرَبِيٍّ عَلٰى عَجَمِيٍّ فَضْلٌ اِلَّا بِالدِّيْنِ وَالتَّقْوٰى

کسی عرب باشندہ کو کسی عجم کے باشندہ پر دین و تقویٰ کے بغیر کوئی فضیلت نہیں

اَلْخَلْقُ عِيَالُ اللّٰهِ

تمام مخلوق اللہ کی اولاد ہے

اس اعلان کے نتیجہ میں وحدت انسانی اور مساوات و اخوت کی عالمگیر بنیاد کو دنیا میں قائم کر دیا گیا۔

۲۔ توحید کے عقیدہ کو تسلیم کرنے سے لازماً یہ ماننا پڑتا ہے کہ اللہ تعالیٰ جو رب العالمین ہے اس نے بنی نوع انسان کی روحانی تربیت کے لئے ہر قوم میں نبی اور رسول بھیجے ہیں اور یہ کہنا کہ وہ ہمیشہ سے کسی خاص ملک . . . . . . اور قوم میں نبی بھیجتا رہا ہے یا اسے ہمیشہ کے لئے اسرائیل کا خاندان پسند آگیا ہے عقیدۂ توحید کے سراسر منافی اور اس کے بنیادی تقاضا کے خلاف ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

اِنْ مِّنْ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِيْهَا نَذِيْرٌ۔ (الفاطر)

دنیا کی ہر قوم میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے پیغمبر مبعوث ہوئے ہیں۔

وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِيْ كُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلًا اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوْتَ (النحل)

ہم نے ہر امت اور ہر گروہ میں رسول بھیجا جس نے یہ منادی کی کہ صرف اللہ کی عبادت کرو اور اس کے غیر سے اجتناب کرو

یہ عقیدہ توحید باری تعالیٰ سے مطابقت رکھتا ہے اس کے نتیجہ میں سب قوموں کے نبیوں کی عزت اور ان کا احترام قائم ہوتا ہے۔ ان کی عظمت اور معصومیت کا اعتراف کرنا پڑتا ہے اس سے قوموں میں باہم صلح اور رواداری کے جذبات ترقی کرتے ہیں اور ان میں اتحاد کی محکم بنیاد پڑتی ہے

۳۔ تیسرا اثر جو عقیدہ توحید کے نتیجہ میں پیدا ہوتا ہے یہ ہے کہ اس سے انسانی اخلاق اور کردار کی درستی ہوتی ہے توحید کا تقاضا ہے کہ انسان ہر طاقت کا مالک حقیقی صرف خدا تعالیٰ کی ذات کو سمجھے اسی سے امید رکھے اور اسی کا خوف کرے اس کے غیر سے خواہ وہ پتھر ہو یا درخت حیوان ہو یا انسان کسی طرح کا خوف یا طمع نہ کرے کسی کو بجز اللہ تعالیٰ کے قاضی الحاجات نہ سمجھے۔ ظاہر ہے کہ اس عقیدہ کے نتیجہ میں انسان جملہ رذائل سے بچ جاتا ہے اور اس میں یقین اور توکل کی روح پیدا ہوتی ہے اور یہی وہ مضبوط بنیاد ہے جس پر ساری اخلاقی قوتوں کی عمارت تعمیر ہوتی ہے۔

پس نبوت محمدیہ کا یہ بہت بڑا فیض ہے کہ اس نے اللہ تعالیٰ کی توحید اور اس کی دیگر صفات کو ایسے معقول رنگ میں انسان کے سامنے پیش کیا ہے کہ گویا وہ واحد و یکتا۔ زندہ اور قادر مطلق خدا اس کے سامنے کھڑا ہے اور اس کی عظیم قدرتیں ہر آن اس کی آنکھوں کے سامنے کارفرما ہیں۔ وہ اس کو رذائل سے روکتی اور اعلیٰ اخلاق و کردار پر قائم کرتی ہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اس فیض اور آپ کے علو مرتبت اور عظمت شان کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"وہ عربی نبی جس کا نام محمدؐ ہے ہزار ہزار درود اور سلام اس پر یہ کس عالی مرتبہ کا نبی ہے اس کے عالی مقام کا انتہا معلوم نہیں ہو سکتا اور اس کی تاثیر قدسی کا اندازہ کرنا انسان کا کام نہیں۔ افسوس کہ جیسا حق شناخت کا ہے اس کے مرتبہ کو شناخت نہیں کیا گیا وہ توحید جو دنیا سے گم ہو چکی تھی وہی ایک پہلوان ہے جو دوبارہ اس کو دنیا میں لایا اس نے خدا سے انتہائی درجہ پر محبت کی اور انتہائی درجہ پر بنی نوع کی ہمدردی میں اس کی جان گداز ہوئی اس لئے خدا نے جو اس کے دل کے راز کا واقف تھا اس کو تمام انبیاء اور تمام اولین و آخرین پر فضیلت بخشی اور اس کی مرادیں اس کی زندگی میں اس کو دیں"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۱۵ و ۱۱۶)

قرآن کریم کا نزول

پھر نبوت محمدیہ کی فیض رسانی کے طفیل ایک بڑا فیض یہ حاصل ہوا کہ قرآن مجید جیسی بابرکت اور مقدس کتاب کا نزول ہوا جو ایک کامل اور پرحکمت کتاب ہے۔ حقائق و معارف پر مشتمل ہے اسرار و معارف سے لبریز اعلیٰ اور اکمل تعلیمات کی حامل اور اقوام عالم کی ہدایت کا موجب ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید کے متعلق فرماتا ہے:۔

فِيْهَا كُتُبٌ قَيِّمَةٌ (البینۃ)

جتنی صحیح اور سچی اور قائم رکھے جانے والی ضروری تعلیمات تھیں وہ سب اس میں موجود ہیں۔

شِفَآءٌ لِّمَا فِي الصُّدُوْرِ (یونس)

جملہ روحانی بیماریوں کا علاج ہے اور انسانی نفوس میں جس قدر مفاسد ہوتے ہیں ان کو دور کرنے والی شفا بخش دوا ہے

وَلَا رَطْبٍ وَّلَا يَابِسٍ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ

(سورۃ انعام)

سچ اور جھوٹ اور حق و باطل کے درمیان امتیاز کرنے والی اور ہر ضروری بات کو خواہ کسی کو پسند ہو یا ناپسند اس میں بیان کر دی گئی ہے ؎

یا الٰہی تیرا فرقاں ہے کہ اک عالم ہے
جو ضروری تھا وہ سب اس میں مہیا نکلا

نبوت محمدیہ کی یہ ایسی فیض رسانی ہے جس کا ذکر صحف سابقہ میں بھی کیا گیا ہے اور یہ اس وجہ سے تھا تا صحف سابقہ پر ایمان لانے والی امتیں اس شریعت کاملہ موعودہ پر ایمان لائیں اور اس کی ہدایات و تعلیمات پر عمل پیرا ہو کر ہمیشہ کی زندگی حاصل کریں۔ خدا تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو فرمایا:۔

"میں ان کے لئے ان ہی کے بھائیوں میں سے تیری مانند ایک نبی برپا کروں گا اور اپنا کلام اس کے منہ میں ڈالوں گا اور جو کچھ میں اُسے حکم دوں گا وہی وہ ان سے کہے گا۔"

(استثناء باب ۱۸ آیت ۱۸)

پھر دوسری جگہ اس عظیم فیض رسانی کا ذکر ان الفاظ میں کیا۔

"خداوند سینا سے آیا اور شعیر سے ان پر آشکار ہوا وہ کوہ فاران سے جلوہ گر ہوا اور لاکھوں قدسیوں میں سے آیا۔ اس کے داہنے ہاتھ پر ان کے لئے آتشی شریعت تھی۔"

(استثناء آیت ۲ باب ۳۳)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا:۔

"مجھے تم سے اور بھی بہت سی باتیں کہنا ہے مگر اب تم ان کی برداشت نہیں کر سکتے لیکن جب وہ یعنی روح حق آئے گا تو تم کو تمام سچائی کی راہ دکھائے گا۔" (یوحنا باب ۱۶ آیت ۱۲، ۱۳)

"میں تو تم کو توبہ کے پانی سے بپتسمہ دیتا ہوں لیکن جو میرے بعد آتا ہے وہ مجھ سے زورآور ہے میں اس کی جوتیاں اٹھانے کے لائق نہیں وہ تم کو روح القدس اور آگ سے بپتسمہ دے گا۔"

(متی باب ۳ آیت ۱۱)

یعنی اس کی شریعت جلالی اور جمالی تعلیمات پر مشتمل ہوگی تبشیر و انذار دونوں قسم کے مواعظ اس میں ہوں گے۔

یوحنا عارف مکاشفہ کا ذکر کرتے ہوئے بیان کرتا ہے۔

"پھر میں نے ایک اور فرشتہ کو آسمان کے بیچ میں اڑتے ہوئے دیکھا جس کے پاس زمین کے رہنے والوں کی ہر قوم اور قبیلہ اور اہل زبان اور امت کے سنانے کے لئے ابدی خوشخبری تھی۔"

(مکاشفہ یوحنا باب ۱۴ آیت ۶)

اس مکاشفہ میں قرآن کریم کی شریعت کو عالمگیر قرار دیا گیا اور جمالی برکات پر مشتمل ہونے کے باعث اسے ابدی خوشخبری کے نام سے یاد کیا گیا ہے۔

تورات اور انجیل کی ان بشارات میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ نبوت محمدیہ کی فیض رسانی سے ملنے والی آسمانی کتاب وہ "تمام سچائی کی راہ" بیان کرے گی اور سب ضروری باتیں اس میں مذکور ہوں گی اور پھر یہ کہ اس کی تعلیمات عالمگیر نوعیت کی حامل ہوں گی اور اس کی ہدایات سارے دنیا کے لئے ہوں گی اور وہ ہر لحاظ سے کامل اور مکمل ہوں گی۔ ان تمام باتوں کی تصدیق کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کے متعلق فرمایا۔

اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا (المائدہ ع ۱ آیت ۴)

آج میں نے تمہارے فائدہ کے لئے تمہارا دین مکمل کر دیا ہے اور تم پر اپنے احسان کو پورا کر دیا ہے اور تمہارے لئے دین کے طور پر اسلام کو پسند کیا ہے۔

(باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تریاق اٹھرا اٹھرا کے علاج کے لئے کورس پندرہ روپے — **نور نظر** اولاد نرینہ کے لئے کورس پچیس روپے — **خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ** فون ۵۳۸

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کلمات طیبات

مکمل سیٹ ۱۰ جلدوں میں

ملفوظات

ھدیہ ۹۰ روپے علاوہ محصولڈاک

جلد اول اس وقت سٹاک میں ختم ہے باقی ۹ جلدوں کی رعایتی قیمت ۸۱ روپے

الشرکتہ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ فون ۴۸۱

کاغذ ——— اور ——— گتہ

بازار سے رعایتی نرخوں پر خریدنے کیلئے

پیپر کارنر گنپت روڈ لاہور فون ۶۸۵۲۳ **پر تشریف لائیں**

گھر ملک عبداللطیف نسکوہی فون ۶۲۵۱۶ * گھر ملک محمد حنیف فون ۶۲۵۱۸

مرض اٹھرا کا شافی علاج **حبوب مفید اٹھرا** قیمت چھ صد گولیاں ۲۰ روپے **ناصر دواخانہ** فون نمبر ۶۳۴ گول کچہری بازار **لائل پور** رہائش فون ۲۰۵۴

ہر قسم کا سامان سائنس و اچھی نرخوں پر خریدنے کیلئے

الائیڈ سائنٹیفک سٹور

فون ۶۴۵۰۰

گنپت روڈ لاہور کو ہمیشہ یاد رکھیں!

جدید فیشن کے مطابق سونے کے

سادہ و جڑاؤ زیورات

اور چاندی کے خوش نمائی بیلٹ و برتن کے لئے

فرحت علی جیولرز کمرشل بلڈنگ مال روڈ لاہور فون ۵۲۶۲۳

جرمولین رجسٹرڈ

نئی اور پرانی خارش داد چنبل کیل چھائیوں اور جملہ جلدی امراض کے لئے زود اثر مرہم قیمت ایک روپیہ۔ ہر دوا فروش سے خریدیں

حمیدیہ دواخانہ عبداللہ پور لائل پور

پی آئی اے PIA

پاکستان انٹرنیشنل ایئر لائنز نے ربوہ کے لوگوں کو اب ہوائی سفر کی سہولتیں دینے کے لئے ربوہ میں اپنی ایجنسی قائم کر دی ہے احباب جماعت اسٹیشن تک کی اجازت وغیرہ اندرون بیرون ملک سفر کے لئے پی آئی اے کے ٹکٹ اور دیگر سفری سہولیات ہم سے حاصل کریں فون اور خط کے ذریعہ بھی ہر قسم کی سہولتیں مہیا کی جا سکتی ہیں۔ ٹرانسپورٹ کا معقول انتظام ہے

ملک عبدالحفیظ منیجر احمد برادرز جی ایس اے پی آئی اے ربوہ فون ۵۵۵

حب اٹھرا رجسٹرڈ

مرض اٹھرا کی شہرہ آفاق دوا

مکمل کورس گیارہ تولہ بیس روپے

فی تولہ دو روپے

حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ فون ۴۸۸۴

بالمقابل ایوان محمود ربوہ

ھو الشافی

"**اپھارہ کی شدت** سے گر کر قریب المرگ جانور ... کو بھی اگر اکسیر اپھارہ کا پیکٹ پہنچ گیا تو اس کا اپھارہ فوراً غائب ہو کر اس کی **جان بچ گئی**" تحریر جناب بشیر علی صاحب زعیم انصار اللہ اور حال ضلع سرگودھا

فی پیکٹ (ایک جانور کے لئے) ۔/۲ روپے درجن یا زیادہ پر ۲۵٪ کمیشن - دو درجن یا زیادہ پر ڈاک خرچ بذمہ کمپنی۔ بند پیکٹوں میں بیس سال تک مؤثر رہتی ہے غیر مفید ہو تو واپسی قیمت کی رعایت اکٹھا سٹاک لے کر منافع اور ثواب کمائیں۔

[illegible] کمپنی رجسٹرڈ ۳۵ کمرشل بلڈنگ [illegible] لاہور فون ۵۳۴۸۱

برکت چارہ فروش پھاٹک ... جمال خانوانہ لائل پور

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گول بازار ربوہ فون ۶۰۶

بیاض نورالدین

یہ طبی کتاب حکیم نورالدین صاحب بھیروی خلیفۃ المسیح الاول طبیب شاہی ریاست جموں و کشمیر کی تصنیف ہے آخر میں آپ کے معمولات بھی درج ہیں۔ اس بلند پایہ کتاب کا ہر گھر میں ہونا ضروری ہے صفحات ۲۴۰ کاغذ سفید چکنا - مرتبہ مفتی فضل الرحمن صاحب قیمت ہر دو حصہ یکجا مجلد سنہری ۱۳ روپے علاوہ محصولڈاک

منگوانے کا پتہ: **شوکت بکڈپو رجسٹرڈ شاہدولہ چوک گجرات**

سرگودھا سے گوجرانوالہ

اور

گوجرانوالہ سے سرگودھا

آرام دہ سفر کیلئے

کراؤن بس سروس

پر اعتماد کے ساتھ سفر کیجئے

اسلام کی روز افزوں ترقی کا آئینہ دار

ماہنامہ

تحریک جدید ربوہ

آپ خود بھی یہ ماہنامہ پڑھیں

اور اپنے غیر احمدی دوستوں کو بھی

پڑھائیں سالانہ چندہ صرف ۔/۲

احباب جماعت اپنی قابل اعتماد سروس

یونائیٹڈ بس ٹرانسپورٹ لمیٹڈ سرگودھا

کی

آرام دہ بسوں پر سفر کیا کریں

(منیجر)

درخواست دعا

میرے دادا جان چوہدری برکات محمد صاحب ساکن مراڑہ ضلع سیالکوٹ کا پی اے ایف ہسپتال سرگودھا میں ہرنیا کا بڑا اپریشن ہوا ہے آپ کمزور اور عمر رسیدہ ہیں احباب اپریشن کی کامیابی کے لئے دعا فرمائیں (ریاض احمد نذیر [illegible])

قائدین مجالس ہر ماہ رپورٹ کارگزاری ماہانہ باقاعدہ اور بروقت بھجواتے رہیں (معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب رضی اللہ عنہ کی رحلت پر

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی قرار داد تعزیت

ہم ممبران خدام الاحمدیہ مرکزیہ مجلس عاملہ کی نمائندگی میں سلسلہ احمدیہ کے نامور بزرگ اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سب سے بڑے پوتے حضرت صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب ایم اے رضی اللہ عنہ سابق ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان کی رحلت پر شدید درد و الم کا اظہار کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ حضرت صاحبزادہ صاحب مرحوم و مغفور کو اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور قرب خاص سے نوازے۔ آمین

حضرت صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب رضی اللہ عنہ کا وجود اعلیٰ اوصاف کا حامل تھا۔ آپ بہت ہی بے نفس، منکسر المزاج اور مخلوق خدا سے گہری ہمدردی رکھنے والے بزرگ تھے۔ آپ نے طویل عرصہ تک سرکاری ملازمت کی اور ریٹائرمنٹ کے بعد ایک لمبا عرصہ تک خدمت سلسلہ بجا لانے کی توفیق پائی۔ آپ کے یہ دونوں زمانے سرکاری ملازمین اور خدمت سلسلہ بجا لانے والوں کے لئے قابل رشک اور قابل تقلید ہیں۔

آپ کا وجود خدا تعالیٰ کے نشانوں میں سے تھا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کے قبولِ احمدیت سے قبل ہی سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خواب میں آپ کے قبولِ احمدیت کا نظارہ دکھایا تھا۔

ہم ممبران خدام الاحمدیہ مرکزیہ اس موقع پر جملہ افراد خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام خصوصاً سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، محترمہ بیگم صاحبہ حضرت صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آپ کے فرزندان صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب اور صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب، آپ کی صاحبزادیوں، آپ کے بھائی حضرت مرزا رشید احمد صاحب اور افراد خاندان حضرت میر محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ عنہ اور دوسرے تمام متعلقین کی خدمت میں انہی الفاظ میں جو خدا تعالیٰ نے اپنی پاک کتاب قرآن مجید میں سکھلائے ہیں یعنی

إنا لله وإنا إليه راجعون

کا پیغام تعزیت پیش کرتے ہیں۔ اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان سب کا حافظ و ناصر ہو اور انہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعاؤں کا مصداق بنائے اور تمام افراد جماعت کو حضرت میاں صاحب کا بے نفس اور پاک نمونہ اپنانے کی توفیق عطا فرمائے۔ اللّٰھم آمین

(ممبران عاملہ خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

لجنہ اماء اللہ ربوہ کی قرار داد تعزیت

لجنہ اماء اللہ ربوہ کا یہ ہنگامی اجلاس حضرت مرزا عزیز احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی افسوسناک وفات پر اپنے انتہائی جذبات رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنی رحمت و مغفرت کی چادر میں لے لے اور اعلیٰ علیین میں جگہ دے۔ آمین

حضرت مرزا عزیز احمد صاحب مرحوم، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سب سے بڑے پوتے اور حضرت مرزا سلطان احمد صاحب مرحوم کے صاحبزادے تھے آپ کو صحابی ہونے کا شرف بھی حاصل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو دینی و دنیوی لحاظ سے بلند مقام عطا فرمایا تھا۔ علی گڑھ سے اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے بعد حکومت کے ایک ذمہ دار، فرض شناس اور قابل افسر رہے۔ ملازمت سے فارغ ہو کر اپنی خدمات سلسلہ عالیہ احمدیہ کے لئے وقف کر دیں۔ ۲۳ سال کی طویل مدت تک نہایت کامیابی کے ساتھ نظارت علیا کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔ آپ نہایت منکسر المزاج، مخیر اور خوش خلق انسان تھے۔ اپنے ہمسایوں کے بہترین رفیق اور مخلوق خدا کے لئے مفید وجود تھے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جنت الفردوس کی اعلیٰ نعمتوں سے نوازے۔ آمین۔

آخر میں ہم ممبرات لجنہ اماء اللہ ربوہ حضور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا، حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ، محترمہ بیگم صاحبہ حضرت مرزا عزیز احمد صاحب، آپ کے صاحبزادگان اور صاحبزادیوں نیز دیگر افراد خاندان حضرت مسیح موعودؑ کی خدمت میں رنج و غم کا اظہار کرتی ہیں اور دست بدعا ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس صدمہ عظیمہ کو برداشت کرنے اور صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ (ممبرات لجنہ اماء اللہ ربوہ)

مجلس انصار اللہ کے ناظمین و زعماء صاحبان سے

ضروری گزارش

قیادت اصلاح و ارشاد مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے لائحہ عمل کا ایک ضروری حصہ یہ ہے کہ:۔

۱۔ وقف عارضی کی بابرکت سکیم میں زیادہ سے زیادہ انصار اللہ کو شامل کیا جائے۔

۲۔ تمام ارکان اصلاح و ارشاد کا فریضہ موثر رنگ میں ادا کریں کیونکہ یہ کام نہایت اہم اور ضروری ہے۔

۳۔ ہر رکن خاص طور پر اپنے رشتہ داروں کو محبت اور خوش خلقی سے پیغام حق پہنچائے۔

۴۔ ہر رکن اپنے اہل و عیال کو عقائد احمدیہ کے دلائل سے واقف رکھے۔

نیا سال شروع ہو چکا ہے آپ سے گزارش ہے کہ لائحہ عمل کے اس ضروری حصہ کی طرف پوری پوری توجہ دے کر ممنون فرما دیں۔

(قائد اصلاح و ارشاد)

پروگرام فوجی بھرتی ماہ فروری

تاریخ بھرتی	مقام بھرتی	ضلع	جگہ بھرتی
۷۳-۲-۶ تا ۷۳-۲-۸	میانوالی	میانوالی	ریسٹ ہاؤس
۷۳-۲-۹ تا ۷۳-۲-۱۰	چکڑالہ	میانوالی	ریسٹ ہاؤس
۷۳-۲-۱۳ تا ۷۳-۲-۱۵	جھنگ	جھنگ	ریسٹ ہاؤس
۷۳-۲-۱۶ تا ۷۳-۲-۱۷	شاہ جیونہ	جھنگ	ریسٹ ہاؤس
۷۳-۲-۲۰ تا ۷۳-۲-۲۱	کلور کوٹ	میانوالی	ریسٹ ہاؤس
۷۳-۲-۲۲ تا ۷۳-۲-۲۳	بھکر	میانوالی	ریسٹ ہاؤس
۷۳-۲-۲۴ بروز ہفتہ	[illegible]	سرگودھا	ریسٹ ہاؤس
۷۳-۲-۲۷ بروز منگل	پیل / پادھراڑ	سرگودھا	ریسٹ ہاؤس
۷۳-۲-۲۸ بروز بدھ	پیل / پدھراڑ	سرگودھا	ریسٹ ہاؤس

کم از کم معیار بھرتی:۔ وقت بھرتی ۹ بجے صبح

قد ۵ فٹ ۶ انچ۔ وزن ۱۱۳ پونڈ۔ چھاتی ۳۲-۳۴ تعلیم کم از کم پانچ جماعت

(ناظر امور عامہ)

تبلیغی و علمی مجلہ
ماہنامہ الفرقان ربوہ
جس میں قرآنی حقائق بیان کرنے کے علاوہ پادریوں اور دیگر مخالفین اسلام کے اعتراضات کے جوابات دیئے جاتے ہیں جس کے ایڈیٹر مولانا ابوالعطاء صاحب ہیں۔
سالانہ چندہ -/۸ روپے (مینیجر)

اکسیر معدہ
ہر گھر کی لازمی ضرورت
خورشید یونانی دواخانہ ربوہ کی تیار کردہ
ہاضمہ کی بہترین پھکی
پیٹ درد، نفخ اور اسہال کے لئے بہت مفید ہے
مختلف پیکنگ میں دستیاب ہے
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

پیور الفلفا ٹانک
ہر قسم کی جسمانی کمزوریوں کی مجرب دوا
بھوک بڑھاتا، خوراک ہضم و بدن بناتا اور تازہ خون پیدا کرتا ہے۔ قیمت -/۳ ڈاک خرچ ۱/۵۰
فہرست مجربات کارڈ آنے پر مفت
شاہ ہومیوپیتھک سٹورز اینڈ ہسپتال حجت بازار ربوہ